ہے''۔ (ص ۱۶۳)

مجموعی طور پر ملاقاتیں ایک دل چسپ، معلومات افزا اور ذہن وفکر کو روشن کرنے والی کتاب اور برعظیم کے مسلمانوں کی سبق آموز داستان ہے۔ قاری محمد طیب صاحب نے پتے کی بات کہی ہے کہ قوم وہی زندہ رہ سکتی ہے جو اقدام کرے۔ اگر وہ دفاعی صورت اختیار کرے گی تو ختم ہو جائے گی۔ اسلام جب بھی بڑھا ہے اعلاے کلمۃ الحق اور شہادتِ حق کے راستے سے آگے بڑھا ہے۔ اُسے تو اِس بات پر جم جانا چاہیے کہ چاہے ہم فنا ہو جائیں لیکن خدا کے کلمے کو نیچا نہ ہونے دیں گے۔ (ص ۱۷۱)

کتاب میں شیخ الہند کا نام ہر جگہ ''محمود الحسن'' لکھا گیا ہے (ص ۶۲، ۱۴۴، ۱۵۴، ۱۷۹ وغیرہ) ''محمود حسن'' صحیح ہے۔ اسی طرح لاپرواہی (ص ۲۰۵) نہیں ''لاپروائی'' لکھنا چاہیے تھا۔ برعظیم کی سیاست و تاریخ اور بھارتی مسلمانوں کے مستقبل سے دل چسپی رکھنے والے اصحاب کے لیے ملاقاتیں میں قیمتی لوازمہ موجود ہے۔ کتاب کی طباعت واشاعت معیاری ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی)

پاکستان میں عربی زبان، ڈاکٹر مظہر معین۔ ناشر: شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

فاضل مصنف نے پہلے باب بہ عنوان: ''پاکستان میں عربی زبان ورسم الخط'' میں بتایا ہے کہ ۶۴۴ء سے ۱۹۴۷ء تک برعظیم کے مختلف علاقوں میں سرکاری، دفتری اور عمومی زبان کی حیثیت سے عربی کی صورتِ حال کیا رہی ہے۔

مصنف بتاتے ہیں کہ غزنوی خاندان کے زمانۂ آغاز تک علمی اور دینی زبان تو عربی تھی ہی، مختلف حکومتوں کی دفتری زبان بھی بالعموم عربی رہی۔ عربوں کی دو ریاستیں، منصورہ اور ملتان میں قائم تھیں۔ ان کے چار سو سالہ دورِ حکمرانی میں یہاں عربی کو کافی فروغ حاصل ہوا۔ فاضل مصنف نے ان دونوں ریاستوں کے تذکرے کے بجاے سندھ پر اکتفا کیا ہے۔ انھوں نے صرف سندھی زبان پر عربی کے اثرات کا جائزہ لیا ہے اور اس سلسلے میں چند الفاظ کی فہرست بھی